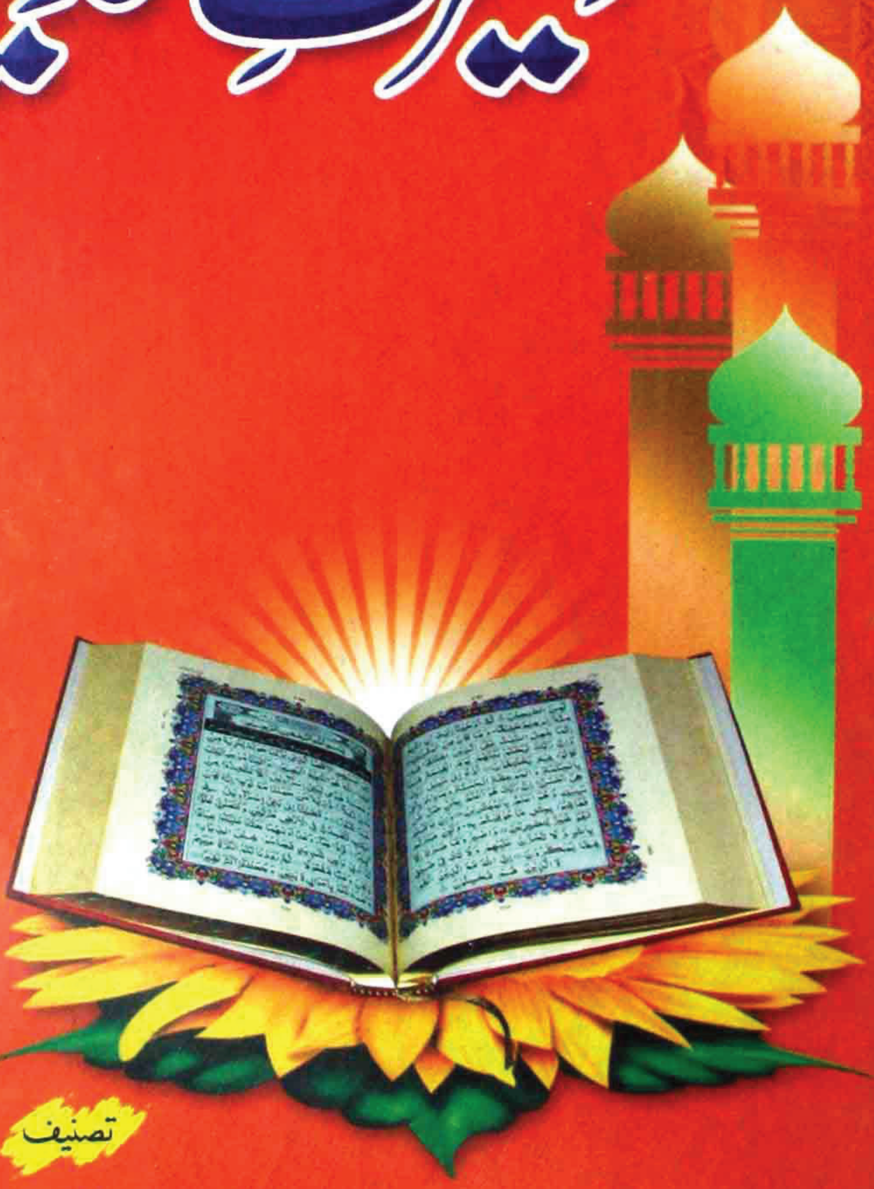
تفسیراتِ احمدیہ





تصنیف

مفسر مُلا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ۰ پاکستان

تفسیراتِ احمدیہ

تصنیف

مفسر مُلّا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت مولانا مفتی محمد شرف الدین

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیرات احمدیہ
مفسر	ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	حضرت مولانا مفتی محمد شرف الدین
سال اشاعت	ستمبر 2006ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z 74
قیمت	-/375 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسے مجموع من حیث المجموع کی طرف لوٹایا جائے یعنی مجموعی طور پر اشیاء مذکورہ ان پر حرام تھیں۔ جو ان کی سرکشی کی جزاء تھی اور مسلمانو! تم ان کی طرح نہیں ہو لہٰذا جائز ہے کہ تم پر سے ان میں سے بعض کی حرمت زائل کر دی جائے یعنی چربی کی حرمت۔ اور کچھ کی حرمت باقی رہنے دی جائے۔ یعنی پنجے دار جانور کی۔ اور اسے ''کل ماذکر'' کی طرف لوٹایا جائے۔ یہ اس طرح کہ یہودیوں پر ہر پنجے دار اور چربی ان کی سرکشی وظلم کی وجہ سے حرام کر دیئے گئے تھے پس جب تم سے (اے مسلمانو!) سرکشی اور بغاوت وجود میں نہیں آئی تو جائز ہے کہ چربی اور پنجے دار بھی تمہارے لیے حلال کر دیئے جائیں۔ لیکن تم پر پنجے دار اس لیے حرام کر دیئے گئے کہ ان میں خباثت پائی جاتی ہے۔ اور صورۃ نجاست کے حامل ہیں۔ لہٰذا یہ حرام اس وجہ سے ہوں گے نہ کہ بغاوت وظلم کی وجہ سے۔ ان میں سے ''چربی'' حلال رہی کیونکہ اس میں ''طہارت'' ہے اور طیب ولذیذ ہے۔

آیت کریمہ کی مذکورہ توجیہات کو میں نے صرف اپنی ذات تک منحصر نہیں رکھا۔ بلکہ کتاب کے ذریعہ دوسروں تک پہنچا دیں۔ میں نے ان کی تحقیق میں بہت محنت کی۔ اس جیسی تحقیق مجھ سے قبل کسی نے نہیں کی۔ **وھو اعلم الصواب۔**

مسئلہ 118: تہتر فرقوں میں سے ایک نجات پانے والا اور بقیہ تمام ہلاکت والے ہیں

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

''اور بے شک یہ میرا راستہ ہی سیدھا ہے تم اس کی اتباع کرو اور دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو پس تمہیں اس راستہ سے جدا کر دیں گے۔ تمہیں اس کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ''۔

آیت مبارکہ کے شروع میں لفظ اَنَّ مشددہ مفتوحہ ہے۔ جس سے قبل حرف ''لزم'' مقدر ہے۔ کیونکہ **فَاتَّبِعُوْهُ** کی علت بنتا ہے۔ یہ ترکیب امام حفص وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کی قراءۃ کے مطابق ہے۔ اور بعض قراء نے اسے مفتوحہ مخففہ یا مکسورہ مشددہ بھی پڑھا ہے۔ اور قول باری تعالیٰ **هٰذَا** کا مشار الیہ وہ مضمون ہے جو اس حرت میں پہلے گزر چکا ہے۔ یعنی توحید ونبوت کا اثبات اور بیان شرائع یعنی یہ مذکورہ تمام باتیں میرا مستقیم راستہ ہے لہٰذا صرف اسی راستہ کی اتباع کرو، اور دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو جو نئی رسوم پر مشتمل ہیں اور نہ ہی گزرے ادیان کی اتباع کرو۔ یعنی ان کی جو دین اسلام کے منافی ہیں ایسا کرو گے تو تمہیں یہ باتیں صحیح راستہ سے دور کر دیں گی۔ اور الگ الگ گروہوں میں بانٹ دیں گی۔ صحیح راستہ وہ جو ''اتباع وحی'' سے ملتا ہے۔ اور برہان کے پیچھے چلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ آیت کریمہ کا ظاہری مضمون یہی کہہ رہا ہے۔ اس اعتبار سے آیت کریمہ بحسب ظاہر معروف فرقہ جات کے اثبات پر دلالت نہیں کرتی۔ لیکن تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ رشد وہدایت کا راستہ اور صراط مستقیم ہے تم اسی کی اتباع کرو۔ پھر آپ نے اس لکیر کی دونوں جانب چھ چھ لکیریں کھینچیں جو ادھر ادھر مائل تھیں۔ پھر ارشاد فرمایا یہ بھی راستے ہیں جن میں سے ہر ایک پر شیطان موجود ہے۔ [illegible]توں سے اجتناب کرو۔ اور یہ آیت کریمہ پڑھی۔ پھر ان

بارہ راستوں میں سے ہر ایک سے چھ چھ راستہ نکلے جو بہتر (۷۲) ہو گئے۔ ھذا کلامہ۔

اسی کی مانند مفسرین کرام کی ایک جماعت نے بھی یہ بات ذکر فرمائی ہے۔ پس حضور سرور کائنات ﷺ کا اس آیت کریمہ کو ان لکیروں کے کھینچے کے وقت تلاوت فرمانے سے معلوم ہوا کہ اس ایک طریقہ اور متعدد طریقوں سے مراد ''فرقہ جات'' ہیں جو آپ ﷺ کی امت میں ہوں گے یعنی تہتر فرقے۔ جن میں سے بہتر (۷۲) ہلاک کرنے والے اور ایک نجات دینے والا ہے۔ اور یہی مضمون ''حدیث مشہور'' سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**ستفترق امتی علی ثلثه و سبعین فرقة واحدة منهاناجیه والبواقی هالکة او کلهم فی النار الاواحدا**'' عنقریب میری امت تہتر ٹکڑوں (فرقوں) میں بٹ جائے گی۔ ایک فرقہ ان میں نجات پانے والا اور بقیہ ہلاک کرنے والے ہیں یا ایک کے سوا تمام جہنمی ہیں۔ بعض روایات میں ''**علی بضع و سبعین فرقة**'' اور بعض میں ''**علی اثنین و سبعین فرقته**'' بھی مذکور ہے۔ لیکن صحیح ترین پہلی روایت ہے یعنی یہ کہ نجات پانے والا ایک اور بہتر (۷۲) ہلاک کرنے والے۔

جب اس مقام پر اسلامی فرقہ جات کا تذکرہ ہوا اور ان کی نجات و ہلاکت کی بات سامنے آئی تو ہم نے مناسب سمجھا کہ آیت کریمہ کے تحت ان فرقہ جات کے نام اور ان کے اقوال و عقائد کی تفصیل ذکر کر دی جائے تاکہ اسلامی بھائیوں کے لیے تذکرہ اور عقل مندوں کے لیے تبصرہ بن جائے۔ لہٰذا ہم عرض کرتے ہیں کہ وہ فرقہ جو نجات پانے والا ہے وہ اگرچہ روایات کے الفاظ میں ''مبہم'' ہے تاویل کرنے والا اس سے مراد ہر ایک فرقہ لے سکتا ہے یعنی ہر فرقہ والا بذریعہ تاویل اپنے فرقہ کو ناجی اور بقیہ کو جہنمی بنا سکتا ہے لیکن بالتحقیق اور سچ یہ ہے کہ ناجیہ وہ فرقہ ہے جو ''سنت و جماعت'' کے طریقہ پر ہوگا۔ یعنی حضرات صحابہ کرام اور تابعین کے راستہ کا اتباع کرنے والا ہوگا۔ اور جس پر سلف صالحین نے اپنی زندگیاں بسر کی ہیں اس پر کاربند ہوگا۔ اس لیے کہ مروی ہے کہ حضور ﷺ سے استفسار کیا گیا وہ کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''**من کان علی السنة و الجماعة**'' وہ ہیں جو سنت و جماعت پر قائم ہوں گے۔ ایک روایت میں ''**ماانا علیه و اصحابی**'' مذکور ہے۔ یعنی وہ اس پر قائم ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہ قائم ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے جس میں دس خصلتیں ہوں گی وہ ناجی فرقہ ہے: ''**تفضیل الشیخین و توقیر الختنین و تعظیم القبلتین والصلوٰة علی الجنازتین والصوٰة خلف الامامین و ترک الخروج علی الامامین والمسح علی الخفین و القول بالتقدیرین والامساک عن الشهادتین واداء الفریضتین**'' یعنی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی تفضیل' حضرت عثمان غنی اور علی المرتضٰی کی تعظیم و توقیر' بیت المقدس اور کعبہ کی تعظیم' فاسق و صالح ہر مسلمان کی نماز جنازہ ادا کرنا' فاسق و صالح امام کے پیچھے نماز ادا کر لینا۔ ظالم و عادل حکمران کے خلاف خروج نہ کرنا' موزوں پر سفر و حضر میں مسح کرنا' اچھی بری تقدیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلیم کرنا' جنت یا دوزخ کی کسی متعین شخص کے لیے گواہی دینے سے رکنا' عشرہ مبشرہ وغیرہ کے علاوہ اشخاص کے بارے میں' فرضی نماز ادا کرنا' زکوٰۃ دینا' ان تمام کا معتقد فرقہ ناجیہ میں سے ہے۔ مذکورہ دس خصائل کو شاید اس لیے فرقہ ناجیہ کے ساتھ مخصوص کیا گیا [illegible] جماعت کے معظم مسائل ہیں ورنہ عذاب قبر

کی حقیقت کو تسلیم کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دیدار وغیرہ کے مسائل بھی ایسے ہیں جو اہلسنت والجماعت کے ساتھ مختص ہیں۔ یا ہم روایت مذکورہ کے بارے میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اہلسنت و جماعت میں سے ہونے کے لیے مذکورہ دس باتیں شرائط میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر مسائل سنت و جماعت کے لیے مشروط نہیں۔ اگرچہ ان کے ساتھ مختص ضرور ہیں۔

اہلسنت و جماعت کے علاوہ دوسرے فرقہ جات جو سب کے سب ہلاک کرنے والے ہیں وہ اصل میں چھ ہیں: روافض خوارج، جبریہ، قدریہ، جہمیہ اور مرجیہ۔ پھر ان میں سے ہر ایک کے چھ چھ فرقے ہو گئے۔ اس طرح کل ملا کر بہتر (۷۲) فرقہ جات بن گئے۔

روافض کے چھ فرقے اور ان کے نام

علویہ زیدیہ۔ شیعہ اسحاقیہ۔ زیدیہ عباسیہ۔ امامیہ متناخیہ۔ ناوسیہ لاعنیۃ۔ راجعیہ متزابصیہ۔

خوارج کے چھ فرقوں کے نام

ازرقیہ باضیہ۔ تغلبیہ حارمیہ۔ خلیفہ کوزیہ۔ معتزلہ میمونیہ۔ کنزیہ محکمیہ۔ اخنثیہ ثمراخیہ۔

جبریہ سے نکلنے والے چھ فرقے

مضطریہ افعالیہ۔ معتیہ مفروعیہ۔ مجازیہ مطمئنہ۔ کسلیہ سابقیہ۔ حبیبیہ خوفیہ۔ فکریہ حبیسیہ۔

قدریہ کی چھ شاخیں

احمدیہ ثنویہ۔ کسانیہ شیطانیہ۔ شریکہ وہمیہ۔ رویدیہ ناکشیہ۔ متبریہ فاسطیہ۔ نظامیہ منزلیہ۔

جہمیہ کی چھ شاخیں

مخلوقیہ غیریہ۔ واقضیہ قبریہ۔ زنادقیہ لفظیہ۔ مرابصیہ متراقبیہ۔ واردیہ فانیہ۔ حرقیہ معطلیہ۔

مرجئہ سے نکلنے والے چھ فرقے

تارکیہ شائیہ۔ راجیہ شاکیہ۔ بہمیہ عملیہ۔ منقوصیہ ستثنیہ۔ اشیریہ بدعیہ۔ حشویہ مشتبہیہ۔

ان میں سے ہر ایک فرقہ عقائد باطلہ فاسدہ کا معتقد ہے۔ اور ان کا مذہب بھی فاسد و باطل ہے۔ مختصر طور پر یوں کہ روافض کے تمام فرقہ جات ''جماعت'' کو سنت نہیں کہتے۔ اقامت، موزوں پر مسح کرنا، تراویح ادا کرنا، دایاں ہاتھ نماز کے دوران بائیں پر رکھنا، افطار کی جلدی کرنا اور نماز مغرب کی غروب آفتاب کے بعد جلد ادائیگی کرنا ان باتوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تفضیل کا گمان رکھتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے سوا تمام صحابہ کرام پر لعنت کرتے ہیں۔ حضرات طلحہ، زبیر، ابوبکر اور عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی لعنت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوتے ہیں اور ایک لفظ سے تین طلاق کے واقع ہونے کا قول نہیں کرتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ایک ایک کر کے تین دفعہ طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہوتی ہیں